E-Content

Instructional Media Centre
Maulana Azad National Urdu University
Gachibowli, Hyderabad - 32
T.S. India

Subject / Course - M.A.

Paper : **Religious Thought and Belief in India**

Module Name/Title : **Reformation Movements of 6th Century BC**

DEVELOPMENT TEAM	
CONTENT	DDE SLM/ Dr. Masood Jaffry
PRESENTATION	Dr. Masood Jaffry
PRODUCER	Rafiq-ur-Rahman

Instructional Media Centre
Maulana Azad National Urdu University
Gachibowli, Hyderabad - 32
T.S. India
//imcmanuu

یونٹ 8: جین مت

Unit 8: Jainism

Structure	ساخت
8.1 Introduction	8.1 تعارف
8.2 Historical Background	8.2 تاریخی پس منظر
8.3 Philosophy of Jainism	8.3 جین مت کا فلسفہ
8.4 Different Traditions in Jainism	8.4 جین مت کی مختلف روایتیں
8.5 Summary	8.5 خلاصہ
8.6 Exercises	8.6 مشق
8.7 Glossary	8.7 فرہنگ

8.1 تعارف Introduction

جین مت ہندوستان کے سب سے قدیم مذہبی فلسفوں میں سے ایک ہے۔ جین اپنے مذہب کی ابتدا پہلے 'جین' تیرتھنکر رشبھ (Rishabha) سے ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں، جس کے بارے میں وشنو اور بھگوت پرانوں میں حوالے موجود ہیں۔ مانا جاتا ہے کہ لفظ جین جن لقب سے اخذ کیا گیا ہے، جس کے معنی ہیں وہ جو فتح کرتا ہے۔ جن وہ ہوتا ہے جس نے وابستگی اور نفرت کے جذبات کو قابو میں کر کے ان سے آزادی حاصل کر لی ہو۔ جین فلسفے کے مطابق ہر زندہ مخلوق کے اندر ایک روح ہوتی ہے اور انسانی زندگی کا اصل مقصد جذبات سے نجات حاصل کر کے اپنی روح کی صفائی کرنا ہے۔ ایک بار صفائی ہوجانے کے بعد روح دنیاوی معاملوں سے آزاد ہوجاتی ہے۔ جین مت کا ماننا ہے کہ ہر روح تکمیل حاصل کرنے کے اہل ہوتی ہے بشرطیکہ ایسے مقصد کے حصول کے لیے تیرتھنکروں کے ذریعے دیے گئے مشورے پر عمل کیا جائے۔ اس یونٹ میں ہم سب سے پہلے اس تاریخی پس منظر سے آپ کو متعارف کرائیں گے جس میں جین مت کی نشو ونما ہوئی۔ پھر ہم آپ کو جین فلسفے کے بنیادی اصولوں سے متعارف کرائیں گے۔ آخر میں ہم جین مت کے اندرونی فرقوں اور جین مذہبی ادب پر مختصر گفتگو کریں گے۔

8.2 تاریخی پس منظر Historical Background

ہندوستانی تاریخ میں نئے مذہبی نظریات کے فروغ کے لیے چھٹی صدی قبل مسیح کے عہد کو ایک اہم عہد مانا جاتا ہے۔ اس عہد میں گنگا کی زرخیز وادی میں دوسری شہرکاری دیکھنے میں آئی۔ زراعت، تجارت اور لین دین کے فروغ اور سماج میں نئے طبقوں کے ظہور نے سماجی نقطۂ نظر میں اہم تبدیلیاں کیں۔ برہمنی خودمختاری اور ساتھ ہی ساتھ پیشوائی مذہب اور رسم پرستی کو ابھرتے ہوئے چھتری طبقے کی طرف سے چیلنج کا سامنا کرنا پڑا۔ دراصل نئی شہری تہذیب کی ضرورتوں نے برہمنی مذہب سے باہر نئے مذہبی نظریات کی تلاش کو فروغ دیا۔ یہاں تک کہ آریاؤں کی آمد سے قبل بھی بعض مذہبی مبلغین تھے جنھوں نے مکمل مذہبی حقیقت کے حصول کے لیے اخلاقیات، سادگی اور انفرادی جدوجہد پر زور دیا۔ چھٹی صدی قبل مسیح میں ہمارا سامنا مکھالی گوسلا اور پران کسپا جیسے سرمن (Sarmana) استادوں سے ہوتا ہے جنھوں نے ہندوستانی مذہبی روایت میں نمایاں تعاون پیش کیا۔ بودھ ادب میں سبھی غیر برہمنی مذہبی نظاموں کو سرمن کہا گیا ہے جس میں اجیوکا، جین، بدھ وغیرہ شامل ہیں۔ سرمن استادوں کے مذہبی

INSTRUCTIONAL MEDIA CENTRE • MANUU • IMC LIBRARY • Hyderabad-32

نظریے سے متعلق بعض مشترک خصوصیات بیان کی گئی ہیں۔ یہ مندرجہ ذیل ہیں:

- ہدایات اور عملی طریقے پروہتانہ ویدک مذہب کے برعکس تھے،
- سماجی رتبے اور مذہبی طرز زندگی سے قطع نظر سبھی فرقے کے افراد کی حیثیت سے قابل قبول تھے،
- طے شدہ اخلاقی اصولوں کی بجا آوری پر زور،
- روحوں کی موجودگی اور آتما کے نئے جنم پر یقین،
- ایک فیصلہ کن قوت کی حیثیت سے کرم کے فلسفے میں یقین،
- سادگی اور نفس کشی پر زور۔

جین مت کو ان ترقیوں کے پس منظر میں دیکھنے کی ضرورت ہے جو چھٹی صدی قبل مسیح میں ہو رہی تھیں، وہ عہد جس سے کہ چوبیسویں اور آخری تیرتھنکر وردھمان مہاویر (527ق۔م۔ 599ق۔م) کا تعلق ہے۔ جین روایت کے مطابق چوبیس تیرتھنکر تھے۔ پہلے تیرتھنکر وشبھ تھے اور ان کے بعد یکے بعد دیگرے تیئیس تیرتھنکروں کا ظہور ہوا۔ تیئیسویں تیرتھنکر پارسوناتھ تھے جو کہا جاتا ہے کہ مہاویر سے 250 برس قبل گذرے ہیں۔ مہاویر کا جنم پٹنہ کے شمال میں تقریباً ستائیس میل دور، ویشالی کے قریب کنڈا گرام میں ہوا تھا۔ ان کے والد سدھارتھ، اس علاقے کے حکمراں تھے اور ماں ترشلا کا تعلق لچھویوں کے شاہی خاندان سے تھا۔ تیس برس کی عمر میں مہاویر نے ایک روحانی جستجو کا آغاز کیا اور بارہ برسوں کی سخت نفس کشی اور غور وفکر کے بعد انھیں 'کیول جنن' (Kevalajnana) یا آگہی حاصل ہوئی۔ انھوں نے تیس برسوں تک تبلیغ کی اور بڑی تعداد میں معتقدین حاصل کیے جن میں بھکشو اور اہلِ خانہ دونوں شامل تھے۔ ان کا انتقال 527 ق۔م میں بہتر سال کی عمر میں بہار میں راج گرہ کے نزدیک پاوا پوری میں ہوا اور ان کا شاگرد اندربھوتی ان کا جانشین بنا۔ جین بھکشوؤں کی سخت تپسیا اور مذہبی زندگی نے حکمراں طبقوں اور تجارتی فرقے کے افراد کو بے حد متاثر کیا۔ چندر گپت موریہ، کلنگ کا راجا کھراویل، اور گنگا، کدمبا، چالکیہ اور راشٹرکٹ جیسے جنوب کے بہت سے شاہی خاندان جین مت کے مربی تھے۔ مشرقی اور جنوبی ہندوستان سے جین مت کا اثر ہندوستان کے مغربی اور جنوبی حصوں میں پھیلا۔ کہا جاتا ہے کہ شمالی ہندوستان میں قحط کی وجہ سے بھدرباہو کی رہنمائی میں بھکشوؤں کا ایک گروہ جنوبی ہندوستان چلا گیا اور نتیجتاً جین تنظیم کے اندر علیحدگی کی یہ ایک وجہ ہوسکتی ہے۔ جین مت کے فروغ کے اس مختصر تاریخی پس منظر کے ساتھ اب ہم جین مت کے فلسفیانہ اصولوں پر گفتگو کریں گے۔

8.3 جین مت کا فلسفہ — Philosophy of Jainism

جین مت کا ماننا ہے کہ پوری کائنات دو بنیادی اور خود مختار طبقوں میں منقسم ہے، یعنی، جیو (ذی روح) اور اجیو (غیر ذی روح)۔ جین فلسفہ جیو اور اجیو کی نوعیت اور تفاعل پر مبنی ہے اور یہ مانا جاتا ہے کہ ان دونوں کے تفاعل سے اس کائنات میں تمام تنوعات پیدا ہوتی ہیں۔ جین مت کے مطابق ایک روح میں تبدیلی کی اہلیت ہوتی ہے لیکن اس کا انحصار حالات پر اور ان کرموں کی نوعیت پر ہوتا ہے جن میں وہ ملوث ہوتی ہے۔ جینوں کا ماننا ہے کہ ہر زندہ مخلوق میں ایک روح ہوتی ہے۔ زندگی کا اصل مقصد جذبات سے دستبردار ہو کر اپنی روح کا تزکیہ کرنا ہے اور جب روح اپنے اجیو بندھن سے آزاد ہو جاتی ہے، تو وہ دنیاوی معاملات سے نجات حاصل کر لیتی ہے۔ زندگی کا مقصد موکش یا نجات حاصل کرنا ہے جس سے کہ پیدائش اور موت کی گردش کی طرف کوئی واپسی نہیں ہوتی۔ زندگی اور کائنات کے معموں کی وضاحت کے لیے جین خدا میں یقین نہیں رکھتے۔ جین مت کے مطابق یہ کائنات چھ چیزوں یا جوہروں سے مل کر بنی ہے، یعنی روح، مادی ذرے، خلاء، وقت، حرکت اور ٹھہراؤ۔ یہ جوہر ہمیشہ سے موجود ہیں۔ تو جو پہلے سے موجود ہو اسے بنایا نہیں جا سکتا۔ اس طرح جین مت میں نہ تو دنیا کی تخلیق ہوئی ہے اور نہ کوئی خالق ہے۔ منطق اور عقل کی بنیاد پر جین مت جیو اور اجیو پر مشتمل حقیقت کی وضاحت کرتا ہے۔

جین مت دنیا کے خالق اور حکمراں کی حیثیت سے خدا کے وجود میں عقیدے کے لحاظ سے ایک وحدانی نظام نہیں ہے۔ جین کے نظریے سے ہر انفرادی ذی روح میں خدا بننے کی صلاحیت ہوتی ہے، جو کہ روح کی وہ کیفیت ہوتی ہے جس میں وہ مادی پیچیدگیوں سے آزاد ہو جاتی ہے اور

نجات حاصل کرلیتی ہے۔ جینوں کا خدائی نظریہ ایک آزاد اور مکمل ذی روح (تیرتھنکر) کا ہے۔ آزاد ذی روح کو جینوں میں خدا مانا جاتا ہے اور اس کی عبادت کی جاتی ہے۔ جین فلسفہ بتاتا ہے کہ ہر ذی روح کرم کے اصول کے ذریعے ادنیٰ سے اعلیٰ حالت کی طرف نشو ونما پاتا ہے۔ اگر پہلے کی زندگیوں میں پیدا کرموں اور قوتوں نے مکمل طور سے کام نہیں کیا ہو تو روح دوسرا جسم اپنا لیتی ہے۔ آخر کار غور وفکر، سادگی اور جذبات پر قابو پانے کے ذریعے کرم کے بندھنوں کو توڑتے ہوئے روح حقیقی نجات حاصل کرلیتی ہے۔ ہر ذی روح علم کی ایک خالص تجسیم ہے جس میں لا محدود خلقی طاقتیں ہیں۔ دوسرے ہندوستانی مذاہب کی طرح جین مت نجات کے تصور کو قبول کرتا ہے مگر یہ نجات (مکتی) کے لیے ذاتی جدوجہد پر زور دیتا ہے۔ یہ خدا کی طرف سے عطا نہیں کیا جاتا بلکہ صالح عقیدہ، صالح علم اور صالح عمل کے مجموعے کے تئیں انسان کی ذاتی جدوجہد ہوتی ہے جو موکش یا نجات کے حصول میں معاون ہوتی ہے۔

آیئے اب ہم یہ وضاحت کریں کہ جین مت میں صالح عقیدہ، صالح علم اور صالح عمل سے کیا مراد ہے۔ جین مت اس بات کی حمایت کرتا ہے کہ انسان کو حقیقت کی نوعیت، اپنی ذات، مذہبی مقصد اور راستے کو جاننے، سمجھنے اور ذہن نشین کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اسے تیرتھنکاروں کی ہدایات اور جین صحائف میں مکمل اعتقاد ہونا چاہیے۔ صالح علم کا مطلب ہے حقیقت، یا تتووں (Tattavas) کا مناسب اور حسب حال علم۔ چھ کائناتی جوہروں روح، مادہ، حرکت، ٹھہراؤ، خلا اور وقت، اور سات تتووں یا اصولوں کا علم ہونا چاہیے جو مندرجہ ذیل ہیں:

- جیو (ذی روح)
- اجیو (غیر ذی روح)
- اسرو (کرمک مادے کا روح میں دخول)
- بندھ (کرمک مادے کے ذریعے روح کا بندھن)
- سمور (اسرو کو روکنا)
- نرجر (کرمک مادے سے بتدریج علیحدگی)
- موکش (نجات کا حصول)

صالح علم کو تین خرابیوں، شک، وسوسہ اور ابہام سے پاک ہونا چاہیے۔ جس ذی روح کے پاس صالح عقیدے کی بنا پر صالح علم موجود ہے وہ صالح عمل کے اصولوں کی تعمیل شروع کرتا ہے۔ اس کا مقصد پسند اور ناپسند کا انسداد کرتے ہوئے اور پانچ باتوں کا عہد کرتے ہوئے بے رغبتی کی کیفیت حاصل کرنا ہونا چاہیے، وہ پانچ باتیں ہیں: عدم تشدد، سچ، چوری نہ کرنا، غیر وابستگی اور پاکیزگی۔ ایک کامیاب زندگی اور موکش کے راستے کا تعین کرنے کے لیے صالح عقیدہ، صالح علم اور صالح عمل کی تثلیث ضروری ہے۔ جان ای کارٹ (John E. Cort) نے ذکر کیا ہے کہ کس طرح جین مت کی سواستکا علامت سمسار (Samsara) اور نروان کے تصور کی وضاحت کرتی ہے۔

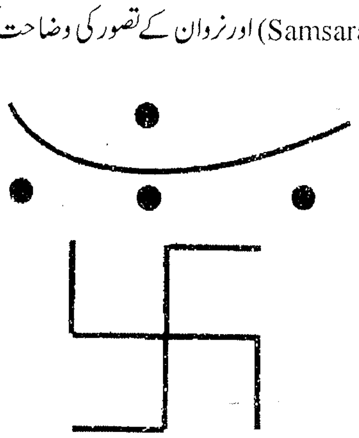

سواستکا کی علامت میں ''چار بازوؤں کو حیات نو کی چار دنیاؤں کی نمائندگی سمجھا جاتا ہے: وہ ہیں انسانوں، آسمانی مخلوقات، جہنمی مخلوقات اور پودے و جانور۔ حیات نو اور واہمے کے اس چکر کے برعکس سیدھے راستے کا تصور ہے، جو درست عقیدے، سمجھ اور برتاؤ سے تشکیل پاتا ہے، اور

جسے سواستکا کے نشان کے اوپر بنے تین نقطوں کی علامت سے دکھایا گیا ہے، جو فرد کو اس ناپائیدار اور نامکمل دنیا سے باہر روشن خیالی اور تکمیل کی ایک پائیدار اور مکمل کیفیت میں لے جاتا ہے۔ نجات کی اس مکمل کیفیت کو سواستکا کے اوپر ہلال اور نقطے کی علامت کے ذریعے پیش کیا گیا ہے۔ اس کیفیت میں روح کو ابدی خوشی، ابدی توانائی، ابدی احساس، اور ابدی علم کی چار ابدیتوں کا دائمی طور پر پابند ہونے کی حیثیت سے موسوم کیا گیا ہے۔" (John. E. Cort, Jains in the World: Religious values and ideology in India)

جین فلسفے میں کرم کے اصول کی ایک خاص اہمیت ہے۔ جین مت کرم کی ایک نئی توضیح پیش کرتا ہے۔ آسان مفہوم میں کرم کا مطلب ہے کام اور ہندوستانی فلسفے میں کرم کے تصور کا ایک نمایاں مقام ہے۔ جین مت میں کرم کے نظریے کو مندرجہ ذیل طریقے سے واضح کیا گیا ہے:
روح ہمیشہ کرم کہے جانے والے عمدہ مادے کی ایک مقدار سے گھری رہتی ہے۔ جب بھی روح بداعمالی کی حالت میں ہوتی ہے، یعنی جسم، ذہن، یا گفتگو کی غلط عقیدے یا اخلاقی تنزل یا جذبات، جیسے خواہش، غرور، دھوکہ، یا لالچ کی محرک قوت کی بدولت ہونے والی سرگرمیوں سے متاثر ہوتی ہے تو یہ روح میں مداخلت کر کے اسے درست کرتا ہے۔ یہ کرم ہی ہے جو ہمارے خوشگوار اور ناخوشگوار حال اور مستقبل کا تعین کرتا ہے۔ کرمک مادے کے ساتھ اپنے تعلق کی بدولت جیو جسموں کے ایک سلسلے میں قید ہو جاتی ہیں۔ جین ادب کرم کے کئی درجوں اور ذیلی درجوں پر تفصیلی بحث فراہم کرتے ہیں۔ جس طرح جین مت کرم کے نظریے میں یقین رکھتا ہے اسی طرح وہ اخلاقی قوانین پر بھی خاص زور دیتا ہے۔ جہاں تک ان کی تعمیل کا معاملہ ہے صاحب خانہ کے لیے بتائے گئے اخلاقی ضابطے بھکشوؤں کے مقابلے کم مشکل ہیں۔ صاحب خانہ کے لیے تجویز کیے گئے پانچ عہدوں —

- اہنسا، دوسری زندہ مخلوقات کے تئیں عدم تشدد
- ستیہ، سچ بولنا
- استیے، چوری سے باز رہنا
- برہمچریہ، بدکاری سے دور رہنا
- اپرگرہ، جائداد کے قبضے کے جذبے پر قابو رکھنا

کو انو ورتا کہا جاتا ہے اور جب بھکشو ان عہدوں کی تعمیل زیادہ شدت کے ساتھ کرتے ہیں تو انھیں مہاورتا کہا جاتا ہے۔ سات اضافی عہد ہیں جو ضبط نفس، ترک خواہشات اور نفس کشی جیسی خصوصیات کو فروغ دینے میں معاون ہوتے ہیں۔ بھکشوؤں کو جسم، گفتگو اور ذہن کے کاموں سے زیادہ محتاط رہنے کے لیے کہا جاتا ہے کیوں کہ صرف ان پر سختی سے قابو پانے کے ذریعے ہی وہ ان کرموں کو نیست و نابود کر سکتے ہیں جو روح کو باندھ کر رکھتے ہیں۔ جذبات کی وجہ سے روح کرم میں جذب ہو جاتی ہے اس لیے معافی، عاجزی، راست روی، قناعت، سچائی، ضبط نفس، سادگی، صفائی، پاکیزگی اور نفس کشی جیسی خوبیوں پر عمل کرنا ضروری ہے۔ جین مت میں ایک بھکشو کے لیے اٹھائیس بنیادی خوبیاں بتائی گئی ہیں اور روح میں کرم کے تازہ اندرونی بہاؤ کو صرف ان خوبیوں پر تعمیل کے ذریعے ہی روکا جا سکتا ہے۔ کیول جنن حاصل کرنے سے پہلے روحانی ارتقا کے چودہ درجے ہیں۔ جین مت میں علم کی جستجو نجات حاصل کرنے کے لیے کی جاتی ہے۔

جین مت کا ایک اور اہم اصول شایدواد (Syadavad) کا اصول ہے۔ علم کا مقصد بے حد پیچیدہ ہے۔ جین روایت کے مطابق حقیقت متضادوں — اتحاد اور اختلاف، پائیدار اور تبدیلی کا امتزاج ہے۔ حقیقت انیک انتمک (Aneka antamaka) ہے، یہ اپنے آپ کو متعدد شکلوں میں ظاہر کرتی ہے۔ جین فلسفہ کسی بھی قسم کے مکمل اثبات کی تردید کرتا ہے اور حقیقت کے بارے میں اثبات کی سات شکلوں کی تجویز پیش کرتا ہے۔ ہر قول صرف ایک شاید (یا syad) دیتا ہے۔ اختلاف کے وسط میں کچھ بھی ناقابل تردید یا یقینی نہیں ہے۔ کسی چیز کو کہنے کے سات مختلف طریقے ہیں:

- ہے،
- نہیں ہے،
- ہے اور نہیں ہے،

- کہا نہیں جاسکتا،
- ہے لیکن کہا نہیں جاسکتا،
- نہیں ہے اور کہا جاسکتا ہے،
- ہے، نہیں ہے اور کہا جاسکتا ہے

اسے مندرجہ ذیل طریقے سے واضح کیا جاسکتا ہے:

'ایک آدمی باپ ہے، اور نہیں بھی ہے، اور دونوں ہے — یہ بالکل قابل فہم بیانات ہیں، اگر کوئی اس نقطۂ نظر کو سمجھ لے جس سے یہ کہا جارہا ہے۔ ایک مخصوص لڑکے کے تعلق سے وہ باپ ہے، دوسرے لڑکے کے تعلق سے وہ باپ نہیں ہے۔ لڑکوں کو ایک ساتھ رکھنے کے تعلق سے وہ باپ ہے اور باپ نہیں ہے۔ چوں کہ دونوں خیالات ایک ہی وقت میں الفاظ میں بیان نہیں کیے جاسکتے، اس لیے اسے ناقابلِ بیان وغیرہ کہا جاسکتا ہے۔ (The Cultural Heritage of India, Vol.1, by Ramakrishna Mission Institute of Culture, Kolkata)۔ شاید واد کا یہ اصول اثبات اور نفی کے باہمی تعلق پر زور دیتا ہے۔ جین مت علم کے مقصد کی نوعیت کے مطابق رائے کے مشروط کردار پر زور دیتا ہے۔ حقیقت کے تئیں یہ رسائی جین فلسفے کو مختلف اختلافات میں صلح جو بناتی ہے اور سختیوں سے آزاد کرتی ہے۔

8.4 جین مت کی مختلف روایتیں — Different Traditions in Jainism

جین مت کے اندر فرقہ بندی کی وجہ کے لیے بہت سی دلیلیں پیش کی جاتی ہیں مگر مہاویر کی موت کے بعد جین مت کے پیروؤں کے مابین اختلافات سے دو بڑے فرقوں کا ظہور ہوا، جنھیں شویتامبر اور دگامبر کہا جاتا ہے۔ ان کی ابتدا کے بارے میں دونوں فرقوں کی اپنی مختلف روایتیں ہیں۔ شویتامبروں کی ابتدا کے بارے میں دگامبر کا کہنا یہ ہے کہ شمالی ہندوستان میں قحط سالی سے بچنے کے لیے جین بھکشوؤں کا ایک گروہ جنوبی ہندوستان کی طرف ہجرت کر گیا تھا، شمالی ہند میں باقی بچے جینوں نے عملی اصولوں میں بعض تبدیلیاں کیں اور سفید پوشاک پہننا شروع کر دیا۔ جب کہ شویتامبروں کے بیان کے مطابق 'جب شوبھوتی نام کے ایک شویتامبر نے ایک رات اپنی ساس کے ذریعے گھر سے باہر نکال دیے جانے پر ناراض ہونے کے بعد خود کو ایک بھکشو کی حیثیت سے روشناس کیا اور نتیجتاً مہاویر کے راستے کی تقلید کرنے کا فیصلہ کیا اور اپنے راہبانہ لباس کو اتار پھینکا' حالاں کہ، آثار یاتی اور کندہ کاری کے شواہد کی بنیاد پر یہ کہا جاتا ہے کہ پوشاک پہننے یا برہنگی کی بنیاد پر شویتامبروں اور دگامبروں کی حیثیت سے جینوں کی تقسیم برسوں کی مدت میں ہوئی تھی۔ مہاویر اور ان کے معتقدین برہنہ بھکشو تھے اور شویتامبروں کی شبیہ کئی صدیوں کے بعد عام طور سے پوشاک کے ساتھ سامنے آئی۔ ایسا لگتا ہے کہ یہ تقسیم پہلی صدی عیسوی میں ظاہر ہوئی اور پانچویں صدی عیسوی کے دوسرے نصف میں ولبھی کے اجلاس کے وقت یقینی طور پر مستحکم ہوگئی۔ دونوں فرقوں کے درمیان اختلافات بنیادی طور پر اصولوں، اساطیری تفصیلوں اور راہبانہ عملوں کو لے کر ہیں۔ دگامبر روایت کے مطابق ایک سچے بھکشو کو خود پسندی اور شرم کے سماجی التفاتوں کو اہمیت نہ دیتے ہوئے مکمل طور سے برہنہ رہنا چاہیے اور تمام مال و متاع کو ترک کر دینا چاہیے۔ دگامبر بھکشو مور پنکھوں سے بنا ایک جھاڑو رکھ سکتے ہیں اور دھونے کے لیے پانی کا ایک برتن۔ دگامبر راہبائیں سفید ساڑی پہنتی ہیں۔ دگامبر روایت میں عورتیں اس وقت تک نجات نہیں حاصل کر سکتیں جب تک کہ وہ پہلے مردوں کی حیثیت سے دوبارا جنم نہ لے لیں۔ شویتامبر بھکشو اور راہبائیں سفید کپڑے کے تین ٹکڑے پہنتے ہیں اور ان کے پاس بھیک مانگنے کے پیالے بھی ہوتے ہیں اور اون کے گچھوں سے بنا ایک چھوٹا برش جس سے کیڑے مکوڑوں کو نقصان پہنچانے سے بچا جاسکے۔ بعد میں مزید ذیلی فرقوں کا ظہور ہوا، خاص طور سے مورتی پوجک، استھانک وشی اور تیرہ پنتھی فرقے شویتامبر گروہ میں بہت معروف ہیں۔ بنیادی طور پر تیرتھنکروں کی تعلیمات کی پابندی اور تشریح کی بنیاد پر جین مت کے پیروؤں کو فرقوں اور ذیلی فرقوں سے شناخت کیا جاتا ہے۔ ان میں جین صحائف کی درستگی کو قبول کرنے میں اختلافات ہیں۔

جین مذہبی صحائف کسی ایک عہد سے وابستہ نہیں ہیں اور وہ کئی نظر ثانیوں سے گذر چکے ہیں۔ اپنے روشن ضمیر اہم شاگردوں کے لیے مہاویر

کی تعلیمات کو، جنھیں گندھارا (Gandharas) کہا جاتا ہے، سب سے پہلے چودہ پورووں (Purvas) میں جمع کیا گیا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ چوتھی صدی قبل مسیح میں استھل بھدر (Sthulabhadra) نے پاٹلی پتر میں ایک عظیم اجلاس طلب کیا اور جین قوانین کو بارہ انگوں (Angas) میں دوبارہ تشکیل دیا۔ بعد میں پانچویں صدی عیسوی میں ولبھی کے اجلاس میں موجودہ متون کو باضابطہ طور پر تحریری شکل میں پیش کیا گیا۔ یہ صحائف اردھ مگدھی اور شورسینی زبانوں میں تحریر کیے گئے تھے۔ یہ صحائف شویتامبروں کے ذریعے قابل قبول ہیں اور انھیں اس طرح سے ترتیب دیا گیا ہے:

12انگا	The 12 Angas
12اپنگا	The 12 Upangas
10 پرکرنا	The 10 Prakirnas
6 چھیدسوتر	The 6 Chedasutras
2 سوتر	The 2 Sutras
4 مول سوتر	The 4 Mulasutras

یہ سبھی مذہبی کتابیں بنیادی طور پر اخلاقی ضابطوں، مختلف روایتوں، جین نظریوں اور علم روح انسانی سے تعلق رکھتی ہیں۔

دگامبروں کا ماننا ہے کہ اصل پورووں میں سے اکثر ضائع ہوگئی ہیں۔ اس لیے شویتامبروں کے لیے قابل قبول موجودہ جین صحائف کو دگامبر قبول نہیں کرتے۔ مہاویر کی اصل تعلیمات پر مبنی عظیم آچاریوں (Acharyas) کے ذریعے تحریر کردہ صحائف کو دگامبر اپنی مذہبی تعلیمات کی بنیاد کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ بعض دگامبر کتابیں ہیں شت کھنڈ-اگم، کسے-پاہد، پرتھم-انویوگ، چرن-انویوگ، کرن-انویوگ، دروی-انویوگ۔ یہ تمام ادب ایک ساتھ مل کر جین مت کو ایک قابلِ فہم مذہبی اور فلسفیانہ نظام بناتے ہیں۔

8.5 خلاصہ Summary

اس یونٹ میں ہم نے سیکھا کہ کس طرح برسوں کی مدت میں ایک نئے مذہبی روایت کی حیثیت سے جین مت کی نشوونما ہوئی۔ راعیانہ سماج کی بنا پر لوگوں کی مادی زندگی میں جو تبدیلیاں آرہی تھیں وہ زراعت اور تجارت ولین دین کے فروغ کے ذریعے تبدیل ہورہی تھیں ساتھ ہی ساتھ رسوم پرستی اور پروہتانہ بالادستی کے ذریعے پیدا ردعمل نے اصل حقیقت کا ادراک کرنے کے متبادل راستوں کی تلاش کے لیے میدان ہموار کیا۔ اس رجحان کے مطابق ہم دیکھتے ہیں کہ چھٹی صدی قبل مسیح میں ہندوستان میں دو اہم مذہبی روایتوں، جین مت اور بدھ مت کی نشو ونما ہوئی۔ جینوں کا ماننا ہے کہ چوبیس تیرتھنکر ہوئے ہیں اور مہاویر آخری تیرتھنکر تھے۔ یہ مانا جاتا ہے کہ مہاویر اوران کے جانشین پارشو نے جین مت کو بنیادی شکل دی۔ جین مت کے مطابق کائنات دائمی ہے اور خدا کا اس کائنات کی تخلیق سے کچھ سروکار نہیں ہے۔ جین فلسفہ بنیادی طور پر دنیا کو جیو اور اجیو کی ثنویت میں تقسیم کرتا ہے۔ جین مت کا آغاز اس اصول سے ہوتا ہے کہ روح ہمیشہ سے ہی کرم کے ساتھ الجھی ہوئی ہے۔ کائنات کا ہر ظہور کرمک توانائی (Karmic energy) کا مظاہرہ ہے۔ جین فلسفے میں وہ تمام کام جن کا انتخاب کیا جاتا ہے کرمک مادے (Karmic matter) کی مختلف شکلوں کی توجہ مبذول کرتے ہیں۔ جمع ہوئے کرمک مادے سے علم اور خوشی کے راستے میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔ صالح عقیدہ، صالح علم اور صالح عمل موکش یا نجات کی طرف ایک درجاتی راستے کی پیش کش کرتے ہیں جس پر لوگ اور بھکشو دونوں اپنے عہدوں کے مطابق چل سکتے ہیں۔ پانچ عہد: اہنسا، ستیہ، استیے، برہمچریہ، اپرگرہ لینے کی استقامت ایک راہب یا صاحب خانہ کے لیے اس کی روح کا اعلیٰ سطحوں کی طرف روانگی کے لیے ایک ڈھانچہ فراہم کرتے ہیں۔ جین مت اَنیک انتواد یا حقیقت کی متعدد شکلوں کی نوعیت پر بھی یقین رکھتا ہے، جس میں اگر چیزیں بظاہر ایک دوسرے کے متضاد بھی ہوں تو بھی ایک مکمل نظریہ رکھنے کی سفارش کی گئی ہے۔ ہم نے جین مت میں فرقوں کے ظہور اور جین مذہبی ادب پر بھی مختصر گفتگو کی۔ اگلے یونٹ میں آپ کو بدھ مت سے متعارف کرایا جائے گا۔

8.6 مشق — Exercises

1) جین مت کے ظہور پر ایک مختصر نوٹ لکھیے۔
2) جین فلسفے کی بنیادی خصوصیات کی وضاحت کیجیے۔
3) جین صحائف پر ایک نوٹ لکھیے۔

8.7 فرہنگ — Glossary

اسرو (Asrava): اسرو جین فلسفے میں مذکور سات تتوں یا اصولوں میں سے ایک ہے۔ یہ وہ سبب ہے جس سے اچھے یا برے کرموں کا دخول ہوتا ہے جس کے نتیجے میں روح بندھنوں میں گرفتار ہوتی ہے۔ حسی اشیا کے تئیں التفات کو اسرو کہا گیا ہے۔

بندھ (Bandha): بندھ بھی سات تتوں میں سے ایک ہے۔ یہ کرمک مادے کی روح سے وابستگی ہے۔ کرمک مادہ روح کی طرف اس کی ناواقفیت، ضبط نفس کی کمی، جذبات، غفلت، جسم، ذہن اور گفتگو کی سرگرمیوں کی بنا پر متوجہ ہوتا ہے۔ روح، جو کرمک مادے سے گھری ہوئی ہے، کائنات سے نئے کرم حاصل کرتی رہتی ہے اور پرانے کرم کو کائنات میں چھوڑتی رہتی ہے۔ کرم کے ذروں کو اپنانے اور ترک کرنے کے اس مسلسل عمل کی وجہ سے، روح پیدائش اور موت کے چکر سے گذرتی ہے اور خوشی اور دکھ کا تجربہ کرتی ہے۔

جنن (Jnana): جین مت کے مطابق ذی روح کے روحانی ارتقائی سطحوں کے لحاظ سے جنن یا علم پانچ مختلف قسموں کے ہوتے ہیں، وہ ہیں متی، شروتا، اودھی، مانہ — پریاے اور کیول متی حسی اعضا کے ذریعے عام سمجھ کو کہتے ہیں۔ شروتا سے وہ علم مراد ہے جو مذہبی کتاب کے ذریعے منکشف ہوتا ہے۔ اودھی وہ علم ہے جو اعلیٰ حسی سمجھ کے ذریعے فراہم ہوتا ہے۔ مانہ-پریاے دوسروں کے ذہنوں تک رسائی کرتا ہے اور اسے یوگا کے ذریعے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ کیول وہ لامحدود علم ہے جو ذی روح کو موکش کے بعد ملتا ہے۔

نرجر (Nirjar): نرجر بھی تتوں میں سے ایک ہے اور یہ پہلے سے حاصل کرمک مادے کے ختم ہونے کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

سمور (Samvara): سمور اس طریقہ کار کو کہتے ہیں جو نئے کرم کو روح کے اندر آنے سے باز رکھتا ہے۔ اسے خواہشات پر فتح، سادگی، نفس کشی، وابستگی اور مراقبے کے ذریعے ممکن بنایا جاسکتا ہے۔

INSTRUCTIONAL MEDIA CENTRE LIBRARY MANUU HYDERABAD Accn No. MA-033 Date 03.08.2015
INSTRUCTIONAL MEDIA CENTRE MANUU IMC LIBRARY Hyderabad-32

یونٹ 9: بدھ مت

Unit 9: Buddhism

Structure

ساخت

9.1 Introduction — تعارف 9.1
9.2 Historical Context — تاریخی سیاق وسباق 9.2
9.3 Teachings of the Buddha — بدھ کی تعلیمات 9.3
9.4 Development of Buddhism — بدھ مت کا فروغ 9.4
9.5 Upanishads and Buddhism — اپنشد اور بدھ مت 9.5
9.6 Summary — خلاصہ 9.6
9.7 Exercises — مشق 9.7

Introduction — 9.1 تعارف

'بدھ' (روشن خیال/ بیدار) وہ نام تھا جو سدھارتھ گوتم (-563ق م— 483 ق م) کو دیا گیا تھا، جو کہ نیپال میں ہمالیاؤں کی ترائی میں واقع، کپل وستو کی چھوٹی شاکیا ریاست کے ایک شہزادے تھے۔ 29 برس کی عمر میں گوتم نے حقیقت اور اخلاقیات کے بندھن سے نجات کے راستے کی تلاش میں شاہی محل اور خاندان کو چھوڑ دیا۔ خود اذیتی اور راہبیت کی انتہائی شکل پر عمل کرتے ہوئے انھوں نے جدید بہار کے بودھ گیا میں اعلیٰ روشن خیالی حاصل کی اور اس وقت سے انھیں بدھ کے نام سے جانا جانے لگا۔ یہ روشن خیالی کوئی خدائی الہام نہیں تھا بلکہ خود ان کے ذریعے فطرت، ذہن اور تمام مظاہر کی ایک کھوج تھی۔ انھوں نے بنارس کے قریب سارناتھ کے ڈیر پارک میں اپنا پہلا خطبہ پیش کیا جسے مذہبی پہیے کی تبدیلی کے نام سے جانا گیا۔ اس کے بعد بدھ 45 برسوں تک گھومتے رہے، ایک جگہ سے دوسری جگہ پیدل سفر کرتے ہوئے، جس میں بعض اوقات بھکشوؤں کی ایک تعداد ان کے سات ہوتی تھی، اور اس طرح انھوں نے 'دھمّا' (Dhamma) کی تبلیغ کی۔ ان کی تعلیمات کا مرکزی موضوع بنی نوع انسان کا دکھ اور اس سے نجات کا راستہ تھا۔ 80 برس کی عمر میں بدھ اپنے پرنروان (موت) کو پہنچے، انھوں نے اپنی تعلیمات کو آگے بڑھانے کے لیے اپنے پیچھے ایک راہبانہ نظام اور مخلص معتقدین کی ایک بڑی تعداد چھوڑی۔ اس یونٹ کا آغاز بدھ مت کے فروغ کے ایک پس منظر سے ہوتا ہے، پھر بودھ تعلیمات کے فلسفے پر گفتگو کی گئی ہے اور پھر یہ دکھایا گیا ہے کہ بدھ کی موت کے بعد کس طرح ہندوستان میں بدھ مت کی نشوونما ہوئی۔

Historical Context — 9.2 تاریخی سیاق وسباق

بدھ مت کو چھٹی صدی قبل مسیح کے آس پاس گنگا کی وادی کے وسط میں ہونے والی عظیم تبدیلیوں کے ایک لازمی حصے کی طرح سمجھنا چاہیے۔ یہ بحث کی جاتی ہے کہ خلاف شرع فرقوں کا فروغ برہمنی رسوم پرستی کے خلاف چھتری طبقے کے احتجاج کی نمائندگی تھی۔ لیکن یہ دلیل نئے مذہبی نظریات کے ظہور کی مکمل وضاحت نہیں کرسکتی، حالاں کہ اس وضاحت میں کچھ سچائی ہوسکتی ہے۔ بدھ مت کے فروغ کو گنگا کی وادی (مشرقی اتر پردیش اور بہار) میں دوسری شہرکاری کے ساتھ جوڑا جاتا ہے۔ لوہے کے وسیع استعمال، زرائعتی تکنیک کے فروغ، مویشی پالن اور تجارتی

معیشت نے شہرکاری کے لیے لازمی دباؤ فراہم کیا۔ شہرکاری سے جو تبدیلیاں آئیں انھوں نے سماج کے مختلف پہلوؤں پر ایک نمایاں اثر چھوڑا۔ اس عہد میں واحد چھتری طبقہ بڑی املاکوں کے مالک کی حیثیت سے ابھرا۔ ایک زمیندار طبقے کے ظہور کے ساتھ ہی مزدوروں کے مختلف طبقوں کی تعداد میں بھی اضافہ ہوا۔ کسان زیادہ مقدار میں پیداوار کرنے کی حیثیت میں تھے جس نے شہروں کی ترقی میں معاونت کی۔ اس عہد میں شہروں میں ہم پیشہ لوگوں کی انجمنوں کا ظہور بھی دیکھنے میں آتا ہے اور یہ انجمنیں بعد میں نئے مذہبی نظاموں کی سرپرست بن گئیں۔ قرابت اور مساوات کے قبائلی معیار گاؤں اور شہروں میں ابھرتے ہوئے دولتمند طبقے کے ذریعے تبدیل ہو گئے تھے۔ مادی خوشحالی سے دولت کی تقسیم پر تصادم، اور زندگی اور املاک کی الجھنوں کی وجہ سے دکھ بھی پیدا ہوا۔ مویشیوں، جنھیں راعیانہ سماج میں امارت کا معیار سمجھا جاتا تھا کی جگہ زمین اور پیسہ دولت کی علامت بن گئے۔ رومیلا تھاپر نے لکھا ہے، جب روزی کا ذریعہ مویشی تھے اور پیداواری گروہ راجنیہ یا چھتری لڑاکوؤں کے زیر انتظام چرواہا فرقہ تھا، اس وقت قربانی کی رسوم کی مرکزی حیثیت تھی۔ جب معاش کا ذریعہ ترقی کرتے ہوئے زمین اور زراعت میں بدل گیا جس میں کاشتکار اور کسان پیداواری گروہ تھے جو زمیندار فرقوں میں اور بعد میں زمیندار خاندانوں میں منظم ہو گیا، اس وقت قربانی کی رسوم کی مرکزیت کم ہونا شروع ہوئی۔ یہ تمام باتیں اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتی ہیں کہ پہلے ہزار سال قبل مسیح کے وسط کا تاریخی سیاق وسباق سابقہ عہد سے مختلف تھا۔ تبدیلیوں نے ایسی صورت حال پیدا کردی جس میں لوگوں نے ایسے مذہبی نظریات کی طرف دیکھنا شروع کردیا جو تبدیل شدہ سماجی حقیقت کے مطابق ہوں۔ اس طرح، بدھ مت کے فروغ کو محض برہمنی رسوم پرستی اور ریاکاریوں کے خلاف احتجاج کے بجائے زیادہ تر دوسری شہرکاری کے سیاق وسباق میں دیکھنے کی ضرورت ہے۔

9.3 بدھ کی تعلیمات — Teachings of the Buddha

بودھ عقیدے کو برہمنی روایت سے ایک واضح انحراف کی حیثیت سے تسلیم کیا جاسکتا ہے۔ بودھ فلسفہ خیالی تصور پر توجہ مرکوز نہیں کرتا نہ ہی یہ دنیا کی ابتدا اور انتہا یا خدا کے وجود جیسے سوالوں پر بے بنیاد قیاس آرائیوں میں ملوث تھا۔ بدھ نے کہا تھا، 'اگر واجب الوجود سے مراد تمام معلوم چیزوں کے تعلق سے باہر کی کسی چیز سے ہے، تو اس کے وجود کو کسی استدلال کے ذریعے قائم نہیں کیا جاسکتا۔ پوری کائنات تعلقات کا ایک نظام ہے۔ ہم ایسی کوئی چیز نہیں جانتے جو بے تعلق ہو یا ہوسکتی ہو۔ اگر واجب الوجود خوبیوں سے محروم ہے، تو اس سے پیدا ہونے والی تمام چیزیں بھی اسی طرح خوبیوں سے خالی ہوں گی۔ لیکن حقیقت میں تمام چیزیں خوبیوں سے گھری ہوتی ہیں۔ اس لیے واجب الوجود ان کا سبب نہیں ہوسکتا۔' بدھ کی ہدایت نے لامعلوم سے متعلق مفروضوں سے احتراز کیا ہے اور صرف موجودہ زندگی میں روزانہ ہونے والے واقعات پر اپنی توجہ مبذول کی ہے۔ رسوم پرستی، دینیات اور مابعد الطبیعیات سے خود کو دور رکھتے ہوئے بدھ مت نے کردار کی درستگی اور نیکیوں کے تئیں خلوص پر زور دیا ہے۔ بودھ فلسفے کے مطابق ذات کا نظریہ ایک خیالی غلط عقیدہ ہے جو 'میں' اور 'میرا' کے نقصان دہ خیالات، خودغرض خواہشات اور دوسرے مسائل پیدا کرتا ہے۔ اس غلط عقیدے کو دنیا کی تمام برائیوں کی بنیادی وجہ مانا جاتا ہے۔ بدھ کی بنیادی تعلیمات انسانی دکھ کی حقیقت اور بے اطمینانیوں کی تمام شکلوں سے نجات کے پائیدار راستے کی تلاش کی ضرورت پر مرتکز ہیں۔ بدھ کے فلسفے کو آسانی کے ساتھ تین الفاظ میں واضح کیا جاسکتا ہے، ان آتما، انتیہ اور دکھ۔ نروان کے علاوہ سبھی چیزیں انتیہ ہیں اور اس طرح تکلیف دہ ہیں اور کسی بھی پائیدار جوہر سے محروم ہیں۔ یہ چار اعلیٰ حقیقتیں ہیں جو بدھ کی تعلیمات کو سمجھنے کا موقع فراہم کرتی ہیں۔ وہ چار اعلیٰ حقیقتیں مندرجہ ذیل ہیں:

- یہ کہ وجود کی تمام شکلیں، انسان اور دوسرے، دکھوں میں مبتلا ہیں،
- اس دکھ کی وجہ خواہش ہے، جو روح کے فریب سے پیدا ہوتی ہے،
- اس دکھ کا پائیدار خاتمہ روشن خیالی (نروان) کے تجربے میں ہے جو روح کے فریب اور اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والی تمام رغبتوں اور نا رغبتی سے مکمل نجات ہے،
- یہ پرامن اور مسرور کن روشن خیالی ایک سلسلے وار ترتیب سے حاصل ہوتی ہے، ایک راستہ جسے درمیانی راستہ یا آٹھ اعلیٰ اصولوں کا راستہ

INTERNATIONAL MEDIA CENTRE * MANUU
IMC LIBRARY
Hyderabad

(اشٹانگک مارگ) کہا جاتا ہے۔
یہ آٹھ اصولوں کا راستہ جو نیکی، دھیان اور عقل کی مستقل اصلاح پر مشتمل ہے مندرجہ ذیل ہے:

- صالح فہم
- صالح فکر
- صالح گفتار
- صالح عمل
- صالح ذریعہ معاش
- صالح جدوجہد
- صالح دھیان
- صالح ارتکاز

صالح فہم سے مراد ہے دنیا کو دیکھنے اور اس کی وضاحت کا صحیح طریقہ۔ اس میں عقیدے کے لحاظ سے محدود تمام غلط عقائد سے انحراف اور اس حقیقت کی سمجھ شامل ہے کہ دنیا خود غرضی اور ناقابلِ اختیار خواہش سے پیدا لافانی دکھ سے بھری ہوئی ہے۔ صالح فکر، لالچ اور ہوس، غلط ارادے، بے رحمی سے آزاد ہوتی ہے۔' صالح گفتار میں دوسروں کے جذبات کو ٹھیس پہنچائے بغیر اور جھوٹ سے احتراز کرتے ہوئے بات چیت کا مناسب طریقہ شامل ہے۔ صالح عمل کا مطلب ہے بے غرض کام اور اس میں رحم دلی، دردمندی، وغیرہ جیسے عمل شامل ہیں۔ صالح ذریعہ معاش سے مراد یہ ہے کہ کسی کو قابلِ اعتراض ذرائع سے اپنی روزی نہیں حاصل کرنی چاہیے اور ایمانداری کے طریقے کو اپنانا چاہیے۔ صالح جدوجہد کی وضاحت ذہن کے درست نظام سے کی گئی ہے، یعنی جذبات کو قابو میں رکھنا تاکہ برے خیالات کے پیدا ہونے کو روکا جاسکے۔ ذہن کے درست نظام کے ذریعے ایک شخص بندھنوں، غصہ، حسد، وغیرہ کو نیست و نابود کرسکتا ہے۔ صالح دھیان کو آگہی کی تربیت کی تکنیک کی حیثیت سے مانا جاتا ہے جسے دنیاوی برائیوں کے خاتمے کے لیے غور و خوض کی طرح دیکھا جاتا ہے۔ صالح ارتکاز دھیان کی باضابطہ اصلاح کے ذریعے مکمل شعور حاصل کرنے کے تئیں ایک جدوجہد ہے۔ بودھ مقصد انسانی تکمیل کا حصول ہے جسے زندگی کا اصل مقصد تسلیم کیا جاتا ہے۔ خوشی، صبر اور خوف سے آزادی حاصل کرنے کے لیے بودھ راستے کی تقلید لازمی ہے۔

بنارس کا خطبہ

مقدس شخص (بدھ) نے پانچ بھکشوؤں سے اس طرح خطاب کیا، 'اے بھکشوؤ، دو انتہائیں ہیں، جن سے اس شخص کو بچنا چاہیے جس نے دنیا کو ترک کردیا ہے۔ یہ دو انتہائیں کیا ہیں؟ ایسی زندگی جو خوشیوں کی نذر کردی گئی ہو، جو مسرتوں اور ہوس کے لیے وقف ہو: یہ ذلت آمیز، شہوانی، سوقیانہ، اور بے سود ہے، اور ایسی زندگی جو اذیتوں کو نذر کردی گئی ہو: یہ تکلیف دہ، کم ظرف، اور بے سود ہے۔ ان دو انتہاؤں سے احتراز کرتے ہوئے، اے بھکشوؤ، تتھاگت (Tathagata) نے درمیانی راستے کا علم حاصل کرلیا، جو معرفت کی طرف جاتا ہے، جو عقل کی طرف لے جاتا ہے، جو سکون، علم، سمبودھی، نروان کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔

اے بھکشوؤ، علم کا وہ درمیانی راستہ کون سا ہے جسے تتھاگت نے حاصل کیا، اور جو معرفت کی طرف جاتا ہے، عقل کی طرف جاتا ہے، سکون، علم، سمبودھی، نروان کی طرف رہنمائی کرتا ہے؟ یہ مقدس آٹھ اصولوں کا راستہ ہے، جو یہ ہیں: صالح عقیدہ، صالح آرزو، صالح گفتار، صالح عمل، صالح ذریعۂ معاش، صالح جدوجہد، صالح یادداشت، صالح دھیان۔ اے بھکشوؤ، یہ علم کا وہ درمیانی راستہ ہے جسے تتھاگت نے حاصل کیا، اور جو معرفت کی طرف جاتا ہے، جو عقل کی طرف جاتا ہے، جو سکون، علم، سمبودھی، نروان کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔

اے بھکشوؤ، دکھ کی اعلیٰ حقیقت یہ ہے: پیدائش دکھ ہے، زوال دکھ ہے، بیماری دکھ ہے، موت دکھ ہے۔ جن چیزوں سے ہم نفرت کرتے ہیں ان کی موجودگی دکھ ہے، جن چیزوں سے ہم پیار کرتے ہیں ان سے علیحدگی دکھ ہے، ہم جو خواہش کرتے ہیں اسے نہ پانا دکھ ہے۔ مختصراً وجود کے تئیں پانچ گنا پیوستگی، دکھ ہے۔

اے بھکشوؤ، دکھ کی وجہ کی اعلیٰ حقیقت یہ ہے: وہ خواہش، جو حیات نو کی طرف لے جاتی ہے، خوشی اور ہوس کے ذریعے مل کر، اپنی ذہنی مسرت کو یہاں اور وہاں تلاش کرتی ہے۔ [یہ خواہش تین گنا ہے] جو ہیں، مسرت کی خواہش، وجود کی خواہش، خوشحالی کی خواہش۔
اے بھکشوؤ، دکھ کے خاتمے کی اعلیٰ حقیقت یہ ہے: اس خواہش کا مکمل خاتمہ-ایک خاتمہ جو ہر جذبے کی غیر موجودگی پر مشتمل ہے— اس خواہش سے کنارہ کشی کرتے ہوئے، اس سے دور رہتے ہوئے، اس سے چھٹکارا حاصل کرتے ہوئے، اور خواہش کا انہدام کرتے ہوئے۔
اے بھکشوؤ، یہ اس راستے کی اعلیٰ حقیقت ہے جو دکھ کے خاتمے کی طرف لے جاتا ہے: وہ مقدس آٹھ اصولوں کا راستہ، یعنی: صالح عقیدہ، صالح آرزو، صالح گفتار، صالح عمل، صالح ذریعہ معاش، صالح جدوجہد، صالح یادداشت، صالح دھیان۔

پانچ پابندیاں (clingings) یہ ہیں: مادی وجود، جذبات، ادراک، ذہنی تشکیل، شعور۔ اس طرح بدھ مت ہماری (فریب دہ) جسمانی اور روحانی شخصیت کے تمام اجزا کو بیان کرتا ہے۔

Source: The Mahavagga 1:6, 17:22 in G. Geckerlegge. (ed.) The World Religions Reader.

بدھ مت کا فلسفہ عقلیت پر مبنی ہے اور بدھ نے کرم اور حیات نو کے اصول کی بات کی ہے۔ بدھ مت کے مطابق فرد کی زندگی کا ہر واقعہ اس کی پہلی زندگی کے کرم کے ذریعہ متعین ہوتا ہے۔ زندگی کو ایک ناشکستہ سلسلہ سمجھا جاتا ہے اور کسی فرد کا موجودہ وجود اس کے گذشتہ اعمال کا نتیجہ ہوتا ہے۔ کرم کا بودھ عقیدہ تقدیر پرستی نہیں ہے اور یہ اخلاقیات اور علت ومعلول کے اصول پر مبنی ہے۔ کرم کا عقیدہ اپنشدوں میں موجود تھا مگر بدھ نے اس عقیدے کی وضاحت اور تشکیل مختلف طریقے سے کی۔ بدھ کے مطابق، تمام زندہ مخلوقات کے اپنے اعمال (کرم)، اپنی میراث، خلقی سبب، اپنے قرابتی رشتے اور اپنے آسرے ہوتے ہیں۔ یہ کرم ہے جو مخلوقات کے اعلیٰ اور ادنیٰ درجوں میں امتیاز کرتا ہے۔' یہ کرم ہے جو ان حالات کی وضاحت کرتا ہے جس میں زندہ مخلوقات اپنے آپ کو پاتے ہیں۔ بدھ آتما (روح) میں یقین نہیں رکھتے تھے لیکن موت کے بعد بھی انفرادی شعور کے تسلسل کو قبول کرتے تھے۔ بدھ مت میں حیات نو نقل مکانی نہیں ہے بلکہ زندگی کے سلسلوں میں ایک تسلسل ہے جس عمل میں کرم ایک سببی تعلق کا کام کرتا ہے۔ انگولی مالا (Angulimala) کی کہانی کرم کے بودھ تصور کی وضاحت کرتی ہے۔ انگولی مالا ایک ڈاکو تھا جو بعد میں ایک بودھ بھکشو بن گیا۔ لیکن بودھ بھکشو بن جانے کے بعد بھی ایک دن وہ لوگوں کے قہر سے نہیں بچ سکا کیوں کہ لوگ اسے پہلے ایک لٹیرے کی حیثیت سے پہچانتے تھے۔ جب انگولی مالا نے اس واقعے کی بدھ سے شکایت کی تو بدھ نے کہا، تم نے جو برائیاں کی ہیں اس کا دکھ تم اسی زندگی میں اٹھا رہے ہو۔ اسے برداشت کرو، اور تم ٹھیک ہو جاؤ گے۔ آنے والی زندگی میں بڑی سزا پانے سے بہتر ہے کہ اس زندگی میں چھوٹی سزا برداشت کر لی جائے۔'

کرم کے بعد حیات نو اور نروان کا تصور آتا ہے۔ بدھ کا روح کے وجود میں یقین نہیں تھا لیکن پھر نیا جنم کس طرح ہوتا تھا۔ اس کی وضاحت مندرجہ ذیل طریقے سے کی گئی ہے۔

'ایک بودھ مندر میں، ایک شمع کی لو مدھم ہوتی ہے، جو بجھنے کے قریب ہے۔ ایک بھکشونی شمع لیتا ہے اور اسے پرانی سے روشن کر دیتا ہے۔ پرانی شمع بجھ جاتی ہے، نئی شمع روشن ہو جاتی ہے۔ پرانی شمع سے نئی شمع کے آر پار کیا چیز گئی؟ وہاں پر ایک سببی تعلق تھا لیکن کوئی بھی چیز آر پار نہیں گئی! ٹھیک اسی طرح، تمھاری گذشتہ زندگی اور موجودہ زندگی کے درمیان ایک سببی تعلق تھا، لیکن روح اس پار نہیں گئی۔'

جب کوئی شخص مرتا ہے، تو مادی جسم چلا جاتا ہے لیکن اس زندگی میں مرتا ہوا شعور ایک نئے شعور کی حیثیت سے ایک تازہ جسم میں منتقل ہو جاتا ہے۔ بدھ مت میں حیات نو کے تصور کو جاتک کہانیوں کے ذریعے مقبول بنایا گیا ہے جو بدھ کے گذشتہ جنموں سے متعلق ہیں۔

نروان کا حصول بدھ مت میں حتمی مقصد ہے۔ ضبط نفس اور آٹھ اعلیٰ اصولوں کے راستے پر عمل کرنے کے ذریعے اس زندگی ہی میں نروان حاصل کیا جا سکتا ہے۔

بدھ مت بنیادی طور پر ابدی تبدیلی کا ایک فلسفہ ہے۔ بودھ تعلیمات فرد کو یہ تاکید کرتی ہیں کہ وہ اپنے اعمال کا ذمے دار خود ہے، کوئی خدا یا

پروہت یا کوئی بھی تمہیں تمہارے غلط کاموں سے نکالنے میں مددگار نہیں ہوسکتا۔ یہاں تک کہ بدھ کے پاس بھی بچانے کی طاقت نہیں ہے۔ بدھ مت میں دیوی دیوتاؤں سے کرم کی تاکید کی طرف منتقلی کی وضاحت مذہبی امتیازات کو کمزور کرنے کی ایک کوشش اور ایک کائناتی مذہب کے نظریے کی جانب ایک اقدام سے کی گئی ہے۔

حیات نو — سنسار (Sansara)

وجود کا چکر

راجہ نے کہا: اے ناگ سین، جب تم نئے جنم [حیات نو] کی بات کرتے ہو، تو اس کا کیا مطلب ہے؟

'اے راجہ، ایک وجود جو یہاں پیدا ہوتا ہے، یہیں مرتا ہے۔ یہاں مر کے وہ کسی اور جگہ پیدا ہوتا ہے۔ وہاں پیدا ہو کے، وہیں پر وہ مرتا ہے۔ وہاں مر کے پھر وہ کسی اور جگہ پیدا ہوتا ہے۔ حیات نو کا مطلب یہی ہے۔'

'مجھے کوئی مثال دو۔'

'اس کی مثال اس آدمی کی طرح ہے: جو آم کھانے کے بعد اس کے بیج کو زمین میں بو دیتا ہے۔ اس سے ایک بڑا درخت پیدا ہوگا اور پھل دے گا۔ اور اس طرح آم کے درختوں کا یہ سلسلہ کبھی ختم نہیں ہوگا۔

کیا ہر کسی کو نیا جنم لینا ہے؟

راجہ نے کہا: 'ناگ سین، کیا کوئی ایسا بھی ہے، جو مرنے کے بعد دوبارہ پیدا نہیں ہوگا؟'

'کچھ لوگ ہیں، کچھ نہیں'

'وہ کون ہیں؟'

'ایک گناہگار وجود دوبارہ جنم لیتا ہے۔ ایک بے گناہ وجود نہیں لیتا۔'

'کیا تم دوبارہ جنم لوگے؟'

اگر مرتے وقت میں اپنے دل میں وجود کی خواہش لے کر مروں گا، تو ہاں، ورنہ نہیں۔

کیا یہ میرا آخری وجود ہے؟

راجا نے کہا: 'ناگ سین، کیا ایک انسان، جو دوبارہ پیدا نہیں ہوگا؟ اس حقیقت سے واقف ہوتا ہے؟'

'ہاں' اے راجا'

'اور وہ اسے کیسے جانتا ہے؟'

'ان تمام چیزوں کے خاتمے کے ذریعے، جو نئے جنم کا فوری یا دور افتادہ سبب ہوتی ہیں؟

'مجھے ایک مثال دو'

'اے عظیم راجا، مان لیجیے، ایک کسان نے کھیت جوتا اور تخم ریزی کی اور اپنے گودام کو اناج سے بھر لیا، اور پھر ایک عرصے تک نہ تو اس نے کھیت جوتا نہ بیج بویا بلکہ بھرے ہوئے گودام پر ہی گذارا کیا، نہ تو اسے مال کے بدلے میں فروخت کیا، یا اپنی ضرورت کے مطابق اس سے کام لیا۔ اے عظیم راجا، کیا کسان اس بات سے واقف ہوگا کہ اس کا گودام بھر نہیں رہا ہے؟'

'ہاں، وہ اس سے واقف ہوگا'

'لیکن کیسے؟'

'وہ اس سے واقف ہوگا کہ گودام کو بھرنے کا فوری اور دور کا سبب ختم ہوگیا۔ ٹھیک اسی طرح اس انسان کے ساتھ بھی ہے۔ ان تمام چیزوں کے خاتمے کے ذریعے جو نئے جنم کی طرف لے جاتی ہیں، وہ اس کے تئیں اپنی ذمے داری سے دست بردار ہوجانے سے واقف ہوگا۔'

کیا چیز اس کے ساتھ جاتی ہے؟

کیا چیز (انسان کی) اپنی ہے؟ یعنی وہ کیا لے جاتا ہے؟

REFERENCE ONLY

کیا چیز اس کا پیچھا کرتی ہے، اس کے سائے کی طرح؟
انسان کی نیکیاں اور اس کے گناہ جو وہ یہاں حاصل کرتا ہے
وہی چیز اس کی اپنی ہے، جسے وہ لے جاتا ہے۔
جو اس کا پیچھا کرتی ہے، اس کے سائے کی طرح۔
اس لیے اسے کسی دوسری جگہ کی زندگی کے لیے اچھی چیزیں جمع کرنے دو
کسی دوسری مستقبل کی دنیا کا یقینی پلیٹ فارم۔
اچھے وجود کی نیکیوں کے انعامات اس کا انتظار کرتے ہیں۔

زندہ انسانوں کے مابین عدم مساوات کا سبب

راجا نے کہا: 'ایسا کیوں ہے، اے ناگ سین، کہ سبھی انسان ایک جیسے نہیں ہیں بلکہ کچھ لوگوں کی عمر کم ہوتی ہے اور کچھ لوگ طویل عرصے تک زندہ رہتے ہیں، بعض بیمار ہوتے ہیں اور بعض صحتمند، کچھ بدصورت اور کچھ خوبصورت، بعض بغیر کسی اثر کے اور دوسرے بڑی طاقت والے، بعض ادنی پیدائشی اور بعض اعلیٰ پیدائشی، کچھ بے وقوف اور کچھ عقلمند؟

'اے عظیم راجا، ایسا کیوں ہے کہ تمام سبزیاں ایک جیسی نہیں ہوتیں، بلکہ کچھ کھٹی اور کچھ نمکین ہوتی ہیں، بعض کڑوی اور بعض ترشی مائل، بعض سخت اور بعض میٹھی ہوتی ہیں؟

'جناب، میرا خیال ہے ایسا اس لیے ہے کیوں کہ وہ مختلف قسم کے بیجوں سے پیدا ہوا تی ہیں،

'بالکل اسی طرح، اے عظیم راجا، انسانوں کے مابین اختلافات کی وضاحت کی جاسکتی ہے۔ کیوں کہ مقدس شخص (بدھ) نے کہا: اے برہمن، تمام مخلوقات کے اپنے کرم ہوتے ہیں، وہ کرم کے وارث ہوتے ہیں، اپنے کرم کے قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں، کرم کے ذریعے جڑتے ہیں، ان کے ہر کرم ان کے محافظ ہوتے ہیں۔ یہ کرم ہی ہے جو ادنی اور اعلیٰ اور اس طرح کی تقسیم میں ان کو بانٹتا ہے۔

Sources:

1. The Milinda Panha 111.6.9
2. The Milinda Panha 11.1.6
3. The Milinda Panha 11.2.2

(1–3) in G. Beckerlegge (ed.) The World Religions Reader

4. Samyatta III: 1.4
5. The Milinda Panha 111.4.2

9.4 بدھ مت کا فروغ — Development of Buddhism

اس حصے میں ہم بدھ کی موت کے بعد بدھ مت میں ہونے والے بڑے رجحانات کی وضاحت کرنے کی کوشش کریں گے۔ بدھ مت کے فروغ میں سنگھ یا بھکشوؤں کے گروہ نے نمایاں کردار ادا کیا تھا۔ بدھ کی زندگی کے دوران ہی سنگھ وجود میں آیا تھا جو بتدریج ذات پات یا جنس سے قطع نظر تمام لوگوں کے لیے اپنے دروازے کھول کر ایک جمہوری نظام میں بدل گیا۔ بھکشوؤں کی تنظیم کی طرز پر راہباؤں کی تنظیم کا بھی قیام ہوا، حالاں کہ اسے زیادہ مقبولیت حاصل نہیں ہوئی۔ سنگھ کے لوگ اپنی سادگی، نظم وضبط اور انسانی مساوات کی خصوصیات کی وجہ سے جانے جاتے تھے۔ حالاں کہ ایک عرصے کے بعد مختلف علاقائی روایات جن سے کہ بھکشوؤں کا تعلق تھا اور تحقیق یا ایک استاد کے مخصوص شعبے میں دلچسپی کی بنا پر سنگھ کے

اندر مختلف فرقے پیدا ہوگئے۔ بدھ مت میں مختلف فرقوں کے ظہور پر ہم بعد میں گفتگو کریں گے۔ آیئے اب ہم بودھ ادب پر کچھ بات کریں۔

بدھ کی تعلیمات کی ترسیل زبانی روایت کے ذریعے کی جاتی تھی۔ اضافوں، تبدیلیوں، تشریحات اور غور وفکر کے ذریعے مختلف مرحلوں میں ترقی یافتہ پالی مجموعۂ قوانین کو بدھ کے الفاظ کی حیثیت سے تعظیم دی جاتی ہے۔ پالی مجموعۂ قوانین کی بنیادی تقسیم تین حصوں میں ہوئی، ونے پتا کا (Vinaya Pitaka)، سُتا پتا کا (Sutta Pitaka) اور ابھدھما پتا کا (Abhidhamma Pitaka) اور خود اس مجموعے کو ترپتا کا (Tripitaka) کہا جاتا ہے۔ حالاں کہ تری پتا کا کو بدھ کے الفاظ کی حیثیت سے جانا جاتا ہے، اس میں کچھ متن ہیں جو یا تو مخصوص بھکشوؤں سے منسلک ہیں یا کسی ایسے واقعے سے متعلق ہیں جو بدھ کے وقت کے بعد کا ہے یا اسے اس وقت کے بعد تدوین کیا ہوا دکھایا جاسکتا ہے۔ ونے پتا کا راہبانہ اصولوں سے متعلق ہے اور بنیادی طور پر دو حصوں پر مشتمل ہے، ونے وبھنگا اور ونے واستو۔ ستا پتا کا ایک مذہبی خطبہ ہے اور دھما کے بارے میں ہمارے علم کا بنیادی ذریعہ ہے۔ ستا پتا کا پانچ مجموعوں یا نکایوں (Nikayas) پر مشتمل ہے: دِگھا (Digha)، مجھما (Majjhima)، سمیتا (Samyutta)، انگتر (Anguttar) اور کھدک (Khuddaka)۔ ابھدھما پتکا فلسفیانہ مقالات کا مجموعہ ہے جو ستا پتا کے متون کا تجزیہ ہے۔ یہ سات کتابوں پر مشتمل ہے جس میں کتھا وتھو (Katha vatthu) سب سے زیادہ اہم ہے۔

پالی مذہبی ادب کے علاوہ مہایان بدھ مت کے معتقدین کے ذریعے سنسکرت زبان میں بودھ ادب تحریر کیا گیا۔ سنسکرت میں لکھی گئی کتاب ویپلیا سوتر (Vaipulya Sutras) مہایان کتابوں میں بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔ تقریباً 550 جاتک کہانیاں بھی ہیں اور ہر کہانی بودھی ستو کی حیثیت سے بدھ کے گذشتہ جنم سے متعلق ہے۔ حالاں کہ اس وسیع بودھ ادب کی نوعیت بنیادی طور پر روحانی ہے پھر بھی اس ادب کی ایک بڑی تاریخی اہمیت ہے کیوں کہ یہ قدیم سماج کی زندگی اور رواجوں اور برسوں میں ہونے والی اقدار کی تبدیلیوں کو سمجھنے میں ہماری مدد کرتا ہے۔

روایت کے مطابق، بدھ کی موت کے فوراً بعد بھکشوؤں کا اجتماع ہوا جس کے دوران بدھ کے دو خاص شاگردوں اپالی اور آنند سے ونے پتا کا اور ستا پتا کا کو پڑھنے کے لیے کہا گیا۔ بدھ کی موت کے تقریباً سو برسوں کے بعد ویشالی میں دوسرا اجلاس منعقد ہوا۔ اس وقت تک بودھ بھکشوؤں میں مختلف مسائل پر، خاص طور سے بدھ کی تعلیمات کی درست توضیح کو لے کر اختلافات پیدا ہوگئے تھے۔ بودھ گروہ میں اس تقسیم سے جن دو اہم گروہوں کا ظہور ہوا وہ تھے استھا ورا ویدن (Stavira vadins) یا تھراویدن (Theravadins) اور مہاسنگھکا (Mahasanghika)۔ تیسرے بودھ اجلاس کا انعقاد اشوک کے عہد میں پاٹلی پتر میں ہوا تھا۔ اس اجلاس میں نظریاتی اختلافات ونے تک ہی محدود نہیں تھے، بلکہ دھما سے بھی متعلق تھے۔ اجلاس کے صدر، موگلی پتا تسا (Moggalipata Tissa) نے کتھا وتھو نام کی کا ایک کتاب تدوین کی جس میں بعض فرقوں کے ملحدانہ، غلط خیالات اور اصولوں کو نامنظور کیا گیا تھا۔ اس اجلاس میں ابھدھما پتا کا کو شامل کیا گیا۔ کنشک کے عہد میں واسومتر اور اشوگھوش کی رہنمائی میں چوتھا اجلاس کشمیر میں منعقد ہوا۔ اس طرح ہر آنے والے اجلاسوں میں بدھ مت کی وضاحت کو لے کر بھکشوؤں کے مابین اختلافات مزید واضح ہوتے گئے اور بودھ فلسفے کے جن دو مسلکوں کا ظہور ہوا انھیں ہینیان (Hinayana) اور مہایان (Mahayana) کے نام سے جانا جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہینیان اور مہایان دونوں اپنے نظریات بدھ کے یکساں اقوال سے اخذ کرتے ہیں، لیکن ان اقوال کی وضاحت کو لے کر ان میں اختلاف ہے۔

ہینیانی جنھیں تھیراویدن بھی کہا جاتا ہے یہ یقین رکھتے تھے کہ کوئی مستقل ذات یا روح نہیں ہے اور ایک فرد پانچ کُل — مادہ، احساس، تصور، میلان طبع اور شعور کا مجموعہ ہوتا ہے۔ ناواقفیت، نفسانی خواہشات اور خودغرض تصورات سے علیحدگی کے ذریعے ہی ایک شخص کرم اور بار بار کے نئے جنم سے نجات پاکر نروان حاصل کرسکتا ہے۔ ہنیان بتدریج روشن خیالی کی طرف فرد کی جدوجہد پر زور دیتا ہے۔ اس اصول سے انفرادی نجات مراد ہے جہاں ہر شخص کو اپنی منزل مقصود کی تیاری خود کرنی ہوتی ہے۔ روشن خیالی کے حصول کے لیے غور وخوض اور محاسبۂ ذات کی تائید کی جاتی ہے۔ جن ممالک میں تھراویدا روایت ابھی زندہ ہے وہ ہیں سری لنکا، تھائی لینڈ، برما، کمبوڈیا اور لاؤس۔

مہایان روایت کا فروغ پہلی صدی قبل مسیح اور دوسری صدی عیسوی کے درمیان مانا جاتا ہے۔ مہایان فلسفہ بدھ کی اصل تعلیمات پر مبنی ہے لیکن یہ روایتی وضاحتوں پر یقین نہیں رکھتا۔ اس نے نئے اصولوں اور تعلیمات کو متعارف کرنے کے ذریعے بدھ مت کی حدود کو اور وسعت دینے کی کوشش کی تاکہ غیر تربیت یافتہ بودھوں کے لیے اسے زیادہ عام اور معنی خیز بنایا جاسکے۔ اس نے بدھ کو خدا کی حیثیت سے بھی فروغ دیا تاکہ

REFERENCE ONLY

نروان کے بعد بدھ کے وجود سے متعلق تمام سوالات اور شبہات واضح ہوسکیں۔ مہایان فلسفہ یہ تعلیم دیتا ہے کہ ہر ذی حس مخلوق بدھ بن سکتا ہے، ایک ہی چیز جو روشن خیالی کے حصول میں مانع ہوتی ہے وہ اپنے ذاتی اعمال اور ذہنی کیفیت کی اصلاح کرنے میں ناکامی ہے۔ یہ بودھی ستوا کے تصور کو فروغ دیتا ہے جو اس وقت تک نروان کے حصول سے احتراز کرتا ہے جب تک ہر ذی حس مخلوق اپنی مرضی کے مطابق پیدائش اور موت کے تکلیف دہ چکر میں رہتے ہوئے رحم دلی کے کام نہ کرے۔ اس روایت کے ماننے والے بدھ کو ایک لافانی مخلوق سمجھتے ہیں جس سے دعائیں مانگی جاسکتی ہیں اور اس طرح مذہب میں ملحدانہ طول وعرض کا اضافہ کرتے ہیں۔ اسے نجات کے تئیں اس کی تمام مشمولہ رسائی کی وجہ سے 'عظیم سواری' (Great Vehicle) بھی کہا جاتا ہے جیسا کہ بودھی ستوا کے تصور اور تمام مخلوقات کو نجات دلانے کے خواہش میں شامل ہے۔ عقل کے ساتھ رحم دلی کو روشن خیالی کا راستہ مانا جاتا ہے۔ فکر انگیز اعمال کے علاوہ بودھی ستوا کے تئیں عقیدت کو بودھیت کی رسائی کے لیے اہم مانا جاتا ہے۔ آیئے اب ہم ہینیان اور مہایان روایتوں کے درمیان اختلافات کے اہم نکات پر ایک نظر ڈالیں۔

ہینیان بدھ مت میں فوری مقصد نروان، انفرادی نجات حاصل کرنا ہے، جس میں ہر شخص کو اپنی منزل مقصود کی تیاری خود کرنی ہوتی ہے۔ جب کہ مہایان بودھوں کے لیے بودھی ستوا کا حصول بنیادی مقصد ہوتا ہے۔ ایک بودھی ستوا وہ فرد ہوتا ہے جسے روحانی روشن خیالی حاصل ہو جاتی ہے لیکن وہ تمام ذی حس مخلوقوں (انسان، جانور اور کیڑے مکوڑے) کو نجات دلانے کے لیے اپنے نروان کے آخری درجے کو ملتوی رکھتا ہے۔

- ہینیان تکلیفوں کو حقیقت مانتا ہے جب کہ مہایان روایت اسے ایک واہمہ تصور کرتی ہے۔

ہنیان روایت میں بدھ کی تعلیمات پر اصل زور دیا جاتا ہے، جب کہ بدھ کی معبودیت اور دیوی دیوتاؤں کی پوجا مہایان روایت کا بنیادی حصہ مانا جاتا ہے۔

- حالاں کہ دونوں مسلک بدھ مت کے بنیادی فلسفے میں یقین رکھتے ہیں لیکن ان کے درمیان جو اختلافات ہیں وہ بنیادی طور پر بودھ فلسفے کی تشریح اور اس کی تعمیلات سے متعلق ہیں۔
- ہینیان بدھ مت سری لنکا، برما اور جنوب مشرقی ایشیا کے ممالک میں مقبول ہوا، جب کہ مہایان بدھ مت ہندوستان، وسط ایشیا، تبت، چین اور جاپان کا غالب فرقہ بنا۔

بدھ مت کے فروغ میں وجریان (vajrayana) آخری بڑا درجہ تشکیل دیتا ہے۔ وجریان، جس کے معنی بجلی کی کڑک اور ہیرا دونوں ہوتے ہیں، یوگ اور جادوئی نوعیت کا ہوتا ہے۔ یہ مہایان مت کے تمام مفروضوں کو قبول کرتا ہے لیکن انھیں مزید وسعت دیتے ہوئے اپنی بعض چیزوں کا اضافہ کرتا ہے۔ وجریان بدھ مت کا مقصد، ذہنی اور جسمانی دونوں اعتبار سے سنیتا (Sunyata) کا ادراک ہے۔ یہ روحانی ارتقا کے لیے یوگ مشقوں میں اور روحانی طاقت کی منتقلی میں ایک روشن ضمیر گرو (استاد) کے تصور پر یقین رکھتا ہے۔ وجریان کا فروغ شمالی ہندوستان کے علاقوں اور تبت میں ہوا۔

9.5 اپنشد اور بدھ مت — Upanishads and Buddhism

اپنشدک تصور میں ہمیں ویدک رسوم پرستی اور قربانیوں سے ایک واضح تبدیلی نظر آتی ہے۔ انفرادی روح (آتما) کا کائناتی روح (برہمن) کے ساتھ متحد ہونے کے تصور کو اپنشدوں میں حتمی نجات یا موکش کی حیثیت سے تسلیم کیا جاتا ہے۔ یہ تجویز پیش کی گئی کہ نئے جنم سے نجات کو بہتر طریقے سے غور وفکر اور یوگا کے ذریعے حاصل کیا جاسکتا ہے نہ کہ قربانی کی رسوم کے ذریعے۔ بدھ کا جنم اس عہد میں ہوا جب اپنشد کے اصولوں کا لوگوں کے ذہنوں پر بڑا اثر تھا اور فطری طور پر وہ بھی اپنشد کے تصور سے متاثر ہوئے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ بعض بودھ اصول اپنی ابتدا کے لیے اپنشدک نظریات کے مرہون منت ہیں۔ لیکن یہ چیز ہمیں یہ کہنے سے باز نہیں رکھتی کہ بدھ مت ابتدائی اپنشدک روایت سے ایک انحراف ہے۔ بدھ مت اپنشد کے آتموِاد (Atmavada) کی تنقید کرتا ہے اور غیر مبتدل، لافانی روح کے تصورات کو چیلنج کرتا ہے جو بے عملی کی طرف لے جاتے ہیں۔

INSTITUTIONAL MEDIA CENTRE LIBRARY MANUU HYDERABAD Accn. No MA-033 Date 03.08.2015
INSTITUTIONAL MEDIA CENTRE MANUU IMC LIBRARY Hyderabad-32

ابتدائی بدھ مت میں کرم، نیا جنم، معرفت کے ذریعے نجات جیسے کئی تصورات اپنشدوں سے ملتے جلتے ہیں۔ دونوں اس دنیا میں فرد کے وجود کے ناپائیدار اور اس طرح دکھ بھرے کردار کو تسلیم کرتے ہیں۔ نفس کشی اور غور وفکر کے ذریعے وہ ایک فرحت بخش اور پرسکون کیفیت حاصل کرنے کی توقع کرتے ہیں۔ اپنشدوں کے مطابق دکھ خواہشات کی وجہ سے ہوتا ہے اور جب خواہش ختم ہوجاتی ہے تو فانی لافانی بن جاتا ہے اور برہمن کو پالیتا ہے۔ اپنشد اس کی تائید کرتا ہے کہ برہمن کا حصول بھوک، پیاس، دکھ، بڑھاپا اور موت پر فوقیت لے جانے میں معاون ہوتا ہے۔ اپنشدوں کے مطابق نفس کشی دکھ پر قابو پانے اور برہمن کے حصول کا ذریعہ ہے۔ جب کوئی شخص مرتا ہے تو اس کا کرم اس کے نئے وجود کو قابو میں کرتا ہے۔

ان نظریات ہی سے بعض نے یقینی طور پر بودھ عقائد کو متاثر کیا۔ لیکن بدھ نے ان کی نئے سرے سے تشریح کی۔ 'بدھ بھی خواہش کو دکھ کی وجہ بتاتا ہے' لیکن وہ اس کے لیے 'ترشنا' (پیاس) کی اصطلاح استعمال کرتا ہے جو کرم کے مبہم مفہوم کے مقابلے میں پیاس کا ایک زیادہ سخت مفہوم رکھتا ہے۔ بدھ عقیدے میں زیادہ زور سببیت پر ہے اور یہ کرم کے تصور سے جڑا ہوا ہے۔ اپنشدک تصور میں آتما ہر چیز کی بنیاد ہوتی ہے، جب کہ بدھ مت یہ تائید کرتا ہے کہ 'تجرباتی دنیا کی ہر چیز عارضی دھرموں (Dharmas) کا محض ایک دھارا ہے جسے انت (Anatta) کے ذریعے متصف کیا جانا چاہیے، یعنی بغیر مستقل ذات کا ایک وجود۔ پالی مجموعہ قوانین میں لفظ آتما کائناتی روح کے معنی میں نہیں آیا ہے۔ یہاں پر مجھے اپنشدک اور بدھ نظریات پر رومیلا تھاپر کے مشاہدے کو پیش کرنے کی اجازت دیجیے۔

'اگر اپنشد ایک طرف ویدک برہمنیت کے نظریات اور دوسری طرف بدعتوں کے درمیان ایک واضح تبدیلی ہے اور برہمنوں اور چھتریوں کے مخصوص طبقوں کی دلچسپیوں کو ترغیب دیتا ہے، تو وہیں بودھ نظریہ اس مثال کو تبدیل کرتے ہوئے گرہپتیوں اور سیٹھیوں (Setthis) کی دلچسپیوں کو وسعت دیتا ہے۔ یہ ایک خفیہ عقیدے کے تصور کو ختم کرکے اپنی تعلیمات کو آفاقی بناتا ہے۔'

9.6 خلاصہ Summary

ساتویں صدی عیسوی تک پورے مشرقی ایشیا اور جنوب مشرقی ایشیا میں پھیل جانے کے بعد بدھ مت شاید دنیا کی سب سے بڑی مذہبی تقلید والا مذہب تھا۔ صدیوں تک، بدھ مت کو ہندوستان کے شاہی خاندانوں اور سوداگروں کی سرپرستی حاصل رہی۔ حالاں کہ ساتویں صدی کے بعد بدھ مت ہندوستان میں بتدریج ختم ہوتا گیا، لیکن یہ مکمل طور سے غائب نہیں ہوا۔ یہ مانا جاتا ہے کہ شاہی سرپرستی میں بودھ سے ہندو مذاہب کی جانب تبدیلی، بدھ کی اصل تعلیمات سے انحراف اور ہندو مذہبی روایات سے مقبول مذہبی شکلوں کو اپنانے کا عمل، نئے ہندو مذہبی نظاموں کی ابتدا اور فروغ، وغیرہ ہندوستان میں بدھ مت کے بتدریج زوال میں معاون ہوئے۔ اس یونٹ میں ہم نے ان حالات کی وضاحت کی جس میں بدھ مت کا ہندوستان میں فروغ ہوا۔ پھر ہم نے بودھ فلسفے کی اہم خصوصیات کی وضاحت کی، جس کے بعد یہ گفتگو ہوئی کہ کس طرح بدھ کی غیر موجودگی میں ہندوستان میں بدھ مت کا فروغ ہوا۔ ہم نے اس کا اختتام اپنشدوں اور بودھ فلسفے کے درمیان تعلق کے ایک جائزے کے ذریعے کرنے کی کوشش کی ہے۔

9.7 مشق Exercises

1) بدھ مت کی امتیازی خصوصیات کیا ہیں؟ بدھ مت کی ابتدا کا شہری بنیاد کیا ہے؟

2) ہینیان بدھ مت مہایان بدھ مت سے کس طرح مختلف ہے؟ اپنشدوں اور بودھ عقائد کے درمیان ایک موازنہ کیجیے۔

REFERENCE ONLY

Suggested Readings for this Block اس حصے کے لیے امدادی کتب

Romila Thapar, Cultural Pasts: Essays in Early Indian History.

Shirin Ratnagar, Understanding Harappa: Civilization in the Greater Indus Valley.

N.N. Bhattacharya, Indian Religious Historiography, Vol.I.

S.Atre, The Archetypal Mother: A Systemic Approach to Harappan Religion.

Bridget and Raymond Allchin, The Rise of Civilization in India and Pakistan.

Cultural Heritage of India, Vol.I, The Ramkrishna Mission Institute of Culture, Golpark, Kolkata.

S. Radhakrishnan, Indian Philosophy, Vol.I.

J.E. Cort, Jains in the World: Religious Values and Ideology in India.

A.L. Basham (ed.), A Cultural History of India.

P.D. Mehta, Early Indian Religious Thought.

INSTRUCTIONAL MEDIA CENTRE LIBRARY MANUU HYDERABAD
Accn. No MA-033
Date 03.08.2015